WWW.NAFSEISLAM.COM

تعارف

سُورَۃُ الطَّارق

نام : اس سورۂ پاک کا نام 'الطارق' ہے جو اس کی پہلی آیت سے ماخوذ ہے۔ اس میں ایک رکوع، سترہ آیتیں، اکسٹھ کلمے، دو سو انتالیس حروف ہیں۔

نزول : اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ یہ سُورت مکہ مکرمہ میں نازل ہُوئی۔

مضامین : اس سورت میں بھی وقوعِ قیامت پر دلائل پیش کیے جا رہے ہیں لیکن ان کے بیان سے پہلے قسمیں اُٹھا کر یہ بتایا گیا ہے کہ انسان کو پیدا کرنے کے بعد اُسے آوارہ نہیں چھوڑ دیا گیا کہ اس کے دل میں جو آئے کرتا رہے اور اُسے کسی باز پُرس کا اندیشہ نہ ہو کیونکہ یہ حکمتِ الٰہی کے خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو گوناگوں صلاحیتوں سے مالا مال کر کے پیدا کیا ہے اور یہ دیکھنے کے لیے کہ وہ ان بخشی ہُوئی نعمتوں کو کس طرح استعمال کرتا ہے۔ اس کے محافظ بھی مقرر کر دیے ہیں۔

قیامت کے منکرین کو بتایا جا رہا ہے کہ میری قُدرت کا انکار کرنے سے پہلے ذرا اپنی پیدائش پر غور تو کرو۔ تمہارا مادۂ تخلیق پانی کی ایک بُوند ہے۔ تمہاری چشمِ نرگسیں، چاند کی مانند چمکتا ہُوا تمہارا چہرہ، تمہاری خوبصورت پیشانی، موتیوں کی طرح دمکتے ہُوئے دانت، یہ قامتِ زیبا سب اسی ایک بُوند سے نمودار ہُوئی ہے۔ پھر جسمانی قوتیں، ذہنی اور رُوحانی استعداد بھی اسی میں بڑی خوش اسلوبی سے سمٹی ہوئی تھیں۔ جس کی قُدرت کا یہ حیرت انگیز شاہکار تمہاری آنکھوں کے سامنے ہے کیا وہ تمہیں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ نہیں کر سکتا۔ کیا اس میں کسی شک کی گنجائش ہے؟ یاد رکھو اگر تم راہِ راست اختیار نہیں کرو گے تو اس دن تمہیں کوئی ایسا دوست اور مددگار نہیں ملے گا جو خداوندِ قہار کے عذاب سے تمہیں چھڑا سکے۔

سورت کے اختتام سے پہلے صاف طور پر بتا دیا کہ اہلِ مکہ اسلام کو ناکام کرنے کے لیے سازشوں میں مصروف ہیں لیکن اللہ تعالیٰ بھی بے خبر نہیں۔ وہ ان کی کارستانیوں کو خوب جانتا ہے اور وہ اپنی قدرت سے ان کے تمام منصوبوں کو ناکام بنا کر رکھ دے گا۔ یہ کرّوفر، یہ شان و شوکت جو انہیں بدست کیے ہُوئے ہے چند روزہ ہے۔ غور و تدبر کے لیے جو مُہلت انہیں دی گئی ہے وہ جب اختتام پذیر ہو گی تو پھر غضبِ الٰہی کی بجلی کوندے گی اور انہیں خاکِ سیاہ بنا کر رکھ دے گی۔

نیو سنٹرل جیل سرگودھا

۷-۴-۷۷

سُوْرَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هِيَ سَبْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۃ الطارق مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔ — اس میں سترہ آیات ہیں۔

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۝١ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۝٢ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۝٣

قسم ہے آسمان کی اور رات کو نمودار ہونے والے کی اور آپ کو کیا معلوم یہ رات کو آنے والا کیا ہے؟ ایک تارا نہایت تاباں ۱

اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۝٤ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ۝٥

کوئی شخص ایسا نہیں جس پر کوئی محافظ نہ ہو ۲ سو انسان کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے ۳

۱۔ طارق، طرق سے مشتق ہے۔ اس کا لغوی معنی کوٹنا، کھٹکھٹانا ہے۔ رات کے وقت آنے والے مہمان کو طارق اس لیے کہتے ہیں کہ وہ سوتے ہوئے میزبان کو جگانے کے لیے اس کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے۔ ستارے کو بھی طارق کہتے ہیں کیونکہ وہ صرف رات کے وقت نمودار ہوتا ہے۔ یہاں الطارق سے مراد ستارہ ہے کیونکہ اگلی آیت میں اس کی تشریح کر دی گئی ہے۔ الثاقب: ثقب سوراخ کو کہتے ہیں۔ اندھیرے میں روشنی کی کرن ایسے دکھائی دیتی ہے گویا اس نے اندھیرے کی دیوار میں سوراخ کر دیا ہے۔ اس لیے وہ تارا جو نہایت چمکدار ہو اور جس کی تیز روشنی اندھیرے کو چیرتی ہوئی دور سے نظر آئے اسے بھی النجم الثاقب کہتے ہیں۔ اس سے مراد کوئی مخصوص تارا نہیں بلکہ جنس ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ صبح کے وقت نمودار ہونے والے تارے کو الطارق کہتے ہیں کیونکہ وہ صبح کا پیغامبر بن کر طلوع ہوتا ہے اس لیے اس کی بڑی شان ہوتی ہے۔ ہندہ ابوسفیان کی بیوی احد کی جنگ میں یہ رجز پڑھا کرتی تھی۔

نحن بنات طارق — نمشی علی النمارق

اس میں طارق سے مراد ستارہ صبح ہے۔ وہ کہتی ہے ہم نامور باپوں کی بیٹیاں ہیں، نرم و گداز قالینوں پر چلتی ہیں۔

۲۔ آسمان اور چمکدار ستارے کی قسم کھانے کے بعد جواب قسم کا ذکر ہو رہا ہے۔ فرمایا کہ کوئی شخص ایسا نہیں جس پر نگہبان مقرر نہ ہو۔ تم اس غلط فہمی کو دل سے نکال دو کہ تمہیں پیدا کر کے ہم نے یونہی بے لگام چھوڑ دیا ہے۔ ایسا نہیں بلکہ ہم نے تمہاری نگہداشت کا پورا انتظام کر دیا ہے تاکہ تم اپنی منزل موت تک پہنچنے سے پہلے کہیں راستہ ہی میں ڈھیر نہ ہو جاؤ۔ ناگہانی حادثات تمہیں پیس کر نہ رکھ دیں۔ حدیث پاک میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر شخص کی حفاظت کے لیے ایک سو ساٹھ فرشتے مقرر ہیں جو ایسے حادثات و مصائب سے اس کی پاسبانی کرتے ہیں جو اس کی تقدیر میں نہیں۔ ۔ ۔ اگر انسان کو اس کے اپنے حوالے کر دیا جائے تو شیاطین اور دوسرے انسان دشمن قوتیں اس کی تکہ بوٹی کر کے رکھ دیں۔

غیر متوقع حادثات اور اچانک آفات کے جو جھکڑ چل رہے ہیں ان میں سے انسان کا بچ کر نکل جانا معجزہ سے کم نہیں۔ ہر انسان نے اپنی زندگی میں بارہا تجربہ کیا ہوگا کہ کوئی غیر مرئی طاقت اس کی حفاظت کر رہی ہے ورنہ وہ سانپ جو اس کے پاؤں کو چھو کر نکل گیا ہے ضرور اسے ڈس لیتا، جس بلندی سے وہ گرا ہے اس کی ہڈی پسلی ٹوٹ جاتی، مہلک بیماری کا جو حملہ اس پر ہوا ہے اس سے اس کا بچ جانا محال تھا۔ اس کا یہ مطلب بھی

خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۙ﴿۶﴾ يَّخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ؕ﴿۷﴾

اسے پیدا کیا گیا ہے اُچھلتے پانی سے جو (مرد و زن کی) پیٹھ اور سینے کی ہڈیوں کے درمیان سے نکلتا ہے۔

بیان کیا گیا ہے کہ انسان آزاد نہیں چھوڑ دیا گیا کہ جو چاہے کرتا رہے اور اس کا کوئی محاسبہ نہ ہو بلکہ اس کے تمام اعمال کو محفوظ کیا جا رہا ہے۔ مزید وضاحت کے لیے ملاحظہ ہو ضیاء القرآن سورۃ الرعد آیت ۱۱۔

لَمَّا کا میم اگر مشدد ہو تو یہ اِلَّا کا ہم معنی ہوگا اور اِنْ نافیہ ہوگا اور میم مخفف ہو تو اِنْ اصل میں اِنَّ ہوگا۔ اس کا اسم ضمیر شان محذوف ہوگا اور مَا زائدہ ہوگا۔ (مظہری۔ قرطبی)

۳ ؎ جب انسان اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا چشم ہوش سے مطالعہ کرتا ہے تو وقوع قیامت کا اسے یقین ہو جاتا ہے اس لیے حکم دیا جا رہا ہے کہ ہر انسان اپنی آفرینش کی ابتدا میں غور کرے۔

۴ ؎ صُلْب کہتے ہیں ریڑھ کی ہڈی کو۔ تَرَائِب: تَرِیبَۃ کی جمع ہے۔ هی موضع القلادة من الصدر۔ (قرطبی عن ابن عباس) گلے کا ہار سینہ پر جس جگہ لٹکتا ہے اس کو ترائب کہتے ہیں۔ بعض مفسرین نے اس آیت کا یہ معنی کیا ہے کہ مادہ منویہ مرد کی پشت اور عورت کے سینہ کے درمیان سے نکلتا ہے لیکن دوسرے مفسرین جن کے سرخیل حسن بصری ہیں، وہ کہتے ہیں وقال الحسن المعنی: یخرج من صلب الرجل وترائب الرجل ومن صلب المرأة وترائب المرأة (قرطبی) یعنی یہ مادہ مرد کی ریڑھ کی ہڈی اور اس کے سینے کی ہڈی کے درمیان سے اسی طرح عورت کی ریڑھ کی ہڈی اور اس کے سینے کی ہڈی کے درمیان سے نکلتا ہے۔ یہی قول طبی تحقیقات کے مطابق ہے۔

اس آیت پر بعض ملحدین نے اعتراض کیا ہے کہ مادہ منویہ کے خروج کا کیا مطلب ہے۔ خروج کا مطلب اگر جسم سے باہر خارج ہونا ہو تو بداہۃً غلط ہے کیونکہ منی کا خروج یہاں سے نہیں ہوتا۔ اگر خروج کا معنی اس کا مستقر ہے جہاں وہ جمع ہوتی ہے تو یہ بھی درست نہیں کیونکہ اس کا ذخیرہ اوعیۃ المنی: خُصْیَتَین ہیں نہ کہ پشت و سینہ۔ اگر خروج کا مقصد یہ ہے کہ اس کے اجزائے ترکیبی یہاں تیار ہوتے ہیں تو بھی درست نہیں کیونکہ اس کے بنانے میں سب سے زیادہ حصہ دماغ کا ہے نہ کہ صلب و ترائب کا۔

جن لوگوں نے ان امور کا بنظر غائر مطالعہ کیا ہے ان کے نزدیک معترض کا یہ اعتراض اس کی جہالت اور اس کے الحاد کی دلیل ہے۔ قرآن کریم نے بین الصلب والترائب کے مختصر اور جامع الفاظ سے حقیقت کی جس طرح ترجمانی کی ہے اس سے بہتر ناممکن ہے۔ جسم میں کوئی ایک عضو ایسا نہیں جو تنہا اس مادہ تولید کو بناتا ہو بلکہ تمام اعضائے رئیسہ کے اشتراک سے یہ مادہ تیار ہوتا ہے۔ دماغ، دل اور جگر کا حصہ اس میں نمایاں اور سب سے زیادہ ہے۔ دل اور جگر کا مقام تو بلاشبہ بین الصلب والترائب ہے۔ باقی رہا دماغ تو ریڑھ کی ہڈی میں نُخاع (وہ سفید رنگ کی تار جو دماغ سے گردن سے گزرتی ہوئی ریڑھ کی ہڈی کے سارے مہروں سے ہوتی ہوئی کمر تک پہنچتی ہے) اس مادہ کی تیاری میں حصہ لیتا ہے۔ یہاں اس کے اصل عناصر تیار ہو کر کیسۂ منی میں پہنچتے ہیں اور وہاں سے نکل کر کئی نالیوں کو طے کرتے ہوئے باہر نکلتے ہیں۔ چنانچہ علامہ آلوسی نے اس حقیقت کو مندرجہ ذیل سطور میں بیان فرمایا ہے:

واللہ تعالیٰ اعلم ان النخاع والقوی الدماغیۃ والقلبیۃ والکبدیۃ کلہا تتعاون فی ابراز ذلک الفضل علی ما هو علیہ قابلا

إِنَّهُۥ عَلَىٰ رَجْعِهِۦ لَقَادِرٌ ﴿٨﴾ يَوْمَ تُبْلَى ٱلسَّرَآئِرُ ﴿٩﴾ فَمَا لَهُۥ مِن قُوَّةٍ وَ

بے شک وہ اس کو پھر واپس لانے پر قادر ہے ۵ یاد کرو اس دن کو جب سب راز فاش کر دیئے جائیں گے ۶ پس نہ خود اس میں زور ہو گا اور نہ

لَا نَاصِرٍ ﴿١٠﴾ وَٱلسَّمَآءِ ذَاتِ ٱلرَّجْعِ ﴿١١﴾ وَٱلْأَرْضِ ذَاتِ ٱلصَّدْعِ ﴿١٢﴾

کوئی دوسرا مددگار ہو گا ۷ قسم ہے آسمان کی جس سے بارش برستی ہے اور زمین کی جو (بارش سے) پھٹ جاتی ہے ۸

لان يصير مبدأ الشخص على ما بين في موضعه وقوله سبحانه من بين الصلب والترائب عبارة مختصرة جامعة لتأثير الاعضاء الثلاثة فالترائب يشمل القلب والكبد . . . . والصلب النخاع ويتوسطه الدماغ. (روح المعانی)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ ریڑھ کی ہڈی کا ریشہ، دماغی، قلبی اور جگری قوتیں سب اس مادہ کو اس قابل بنانے میں ایک دوسرے کی اعانت کرتی ہیں یہاں تک کہ وہ انسان کا مبدا بن جاتا ہے۔ من بین الصلب والترائب کی مختصر اور جامع عبارت اس امر کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔ ترائب قلب اور جگر کو شامل ہے اور صلب سے وہ ریڑھ کی ہڈی کا ریشہ مراد ہے جس کے ذریعے دماغ اس کی تیاری میں حصہ لیتا ہے۔

علاوہ ازیں مادہ منویہ اگرچہ خصیتین پیدا کرتے ہیں اور کیسہ منویہ میں جمع ہو جاتا ہے مگر اس کے اخراج کا مرکز تحریک صلب اور ترائب کے درمیان واقع ہے اور دماغ سے اعصابی رو جب اس مرکز کو پہنچتی ہے تب اس مرکز کی تحریک سے کیسہ منویہ سکڑتا ہے اور اس سے مادہ دافق پچکاری کی طرح نکلتا ہے۔ قرآن کریم کا بیان علم طب کی جدید تحقیقات کے عین مطابق ہے۔

علامہ بیضاوی اور علامہ ثناء اللہ پانی پتی نے بھی اپنی تفاسیر میں اس آیت کا یہی مفہوم بیان کیا ہے۔

۵ ایسی قدرت والی ہستی کے لیے انسان کو دوبارہ زندہ کرنا قطعاً مشکل نہیں۔

۶ تُبلیٰ کے دو معنی بتائے گئے ہیں۔ تُبلیٰ: تُظہر یعنی اس دن تمام راز ظاہر کر دیے جائیں گے کوئی بات پوشیدہ نہ رہے گی۔ دوسرا معنی تُبلیٰ: تُمتحن وتُختبر (قرطبی) ان کو پرکھا جائے گا، کھوٹا کھرا الگ الگ کر دیا جائے گا۔ جن اسرار کو فاش کرنے کا ذکر فرمایا جا رہا ہے ان میں وہ باتیں بھی ہیں جن کو صرف کرنے والا تو جانتا تھا لیکن دوسرے لوگوں کو اس کام کا علم ہی نہ ہوا یا علم تو ہوا لیکن اس کے پس پردہ جو نیت کارفرما تھی وہ صیغۂ راز میں رہی اور بعض راز ایسے ہیں جن کا کرنے والے کو بھی دنیا میں علم نہ ہو سکا۔ یعنی جو کام اس نے کیے ہیں ان کے نتائج کیسے نکلے اور ان نتائج کے اثرات کہاں تک اور کب تک موجود رہے یہ ساری باتیں اس روز کھول کر سامنے رکھ دی جائیں گی۔

۷ نہ تو اس کے بازوؤں میں اتنا زور ہو گا کہ وہ اپنے آپ کو بچا سکے اور نہ اس کے دوست احباب اس کے مددگار بن کر آئیں گے اور اس کو عذاب الٰہی سے چھڑا کر لے جائیں گے۔

۸ رَجْع کا معنی لوٹنا ہے۔ یہاں اس سے مراد بارش ہے کیونکہ یہ لوٹ لوٹ کر آتی ہے، بار بار برستی ہے۔ یہ نہیں ہوتا کہ ایک

إِنَّهُ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ﴿١٣﴾ وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ﴿١٤﴾ إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا ﴿١٥﴾

بلاشبہ یہ قرآن قول فیصل ہے ف۹ اور یہ ہنسی مذاق نہیں ہے۔ یہ لوگ طرح طرح کی تدبیریں کر رہے ہیں ف۱۰

وَأَكِيدُ كَيْدًا ﴿١٦﴾ فَمَهِّلِ الْكَافِرِينَ أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ﴿١٧﴾ ع ١٧/١١

اور میں بھی تدبیر فرما رہا ہوں۔ پس آپ کفار کو تھوڑی سی مہلت اور دے دیں ف۱۱ کچھ وقت انہیں کچھ نہ کہیں ف۱۲

بارش ہوئی اور پھر بند ہوگئی۔ وقت بے وقت اس کا برسنا جاری رہتا ہے۔ اس کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ پانی بخارات بن کر اڑتا ہے۔ پھر جب اسے مناسب درجہ کی خنکی پہنچتی ہے تو ازسر نو پانی بن جاتا ہے اور بارش کی صورت میں ٹپکنے لگتا ہے۔

صدع: شگاف کو کہتے ہیں۔ جب کاشتکار زمین میں بیج بوتا ہے تو زمین پر سہاگہ مار کر سطح ہموار کر دیتا ہے۔ جب بیج اگتا ہے تو اس سطح میں سوراخ کر کے باہر نکلتا ہے۔

ف۹ ان حقیقتوں کی قسم جن کا تم بار بار مشاہدہ کرتے رہتے ہو تم انجان اور بھولے بننے کی ہزار کوشش کرو پھر بھی ان کا انکار نہیں کر سکتے اسی طرح قرآن بھی ایسے روشن حقائق کا مجموعہ ہے جن کا انکار کسی ہوش مند انسان کے بس کی بات نہیں۔ یہ قول فیصل ہے۔ اس کا ہر فیصلہ قطعی اور اٹل ہے۔ جس چیز کو اس نے حق کہہ دیا وہی حق ہے جس کو اس نے باطل کہہ دیا وہی باطل ہے۔ زمانہ کے تغیرات حالات کے تقاضے قرآنی حقائق کو الٹ پلٹ نہیں سکتے۔ یہ ایسی باتیں نہیں ہیں جو ازراہ مذاق محض دل لگی کے لیے کہہ دی ہوں اور جن کا ظاہر ان کے باطن کے برعکس ہو۔

ف۱۰ کفار اسلام کو زک پہنچانے کے لیے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ناکام بنانے کے لیے ہر وقت سازشیں کرتے رہتے ہیں چھپ چھپ کر منصوبے تیار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ جو چاہیں منصوبے بنائیں مکر و فریب کے دام بچھائیں میں ان کا توڑ کرتا جاؤں گا۔ ان کی ہر تدبیر الٹی ہوگی ان کی ہر کوشش ان کی ناکامی کا باعث بنے گی۔ اللہ تعالیٰ ان کی جدوجہد کو جو وہ کفر کے غلبہ کو برقرار رکھنے کے لیے کر رہے ہیں ان کی ناکامی اور شکست کا باعث بنا دے گا۔

وہ بڑے کروفر سے بدر کے میدان میں گئے تھے۔ انہوں نے یہ اعلان کیا تھا کہ وہ آج اسلام کا چراغ بجھا کر واپس جائیں گے۔ بڑے بہادر سورماؤں کا لشکر وہ ہمراہ لائے تھے لیکن ان کی یہی چال ان کی بربادی کا باعث بن گئی۔ ان کے بڑے بڑے رئیس مارے گئے۔ مکہ کے گھر گھر میں صف ماتم بچھ گئی۔ یہی حال ان کی دیگر سازشوں کا ہوا۔

ف۱۱ کس طرح اپنے محبوب کی دلنوازی کی جا رہی ہے کہ آپ ابھی ان نابکاروں کو کچھ مہلت اور دیں مختصر عرصہ کے لیے انہیں اپنے سارے ارمان پورے کر لینے دیں ان کی تکلیف رسانیوں پر صبر کریں میں خود ان سے نپٹ لوں گا میں خود ان کو ان کے کرتوتوں کا مزا چکھا دوں گا۔

ف۱۲ رُوَیْدًا: اِرْوَاد سے حرف زائد کو حذف کر کے رُوَیْد اس کی تصغیر بنائی گئی ہے۔ اس کو تصغیر ترخیم کہتے ہیں۔ یہ اَرْوَدَتِ الرِّیْحُ رَوْدًا سے ماخوذ ہے جب ہوا آہستہ آہستہ چلے۔ اور یہ لفظ صیغہ مصغر ہی استعمال ہوتا ہے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں دھمکی دی جا رہی ہے۔

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین وعلی آلہ وصحبہ ومن احبہ واتبعہ الی یوم الدین۔

رب اشرح لی صدری ویسر لی امری واحلل عقدۃ من لسانی یفقھوا قولی۔